www.KitaboSunnat.com

الاستفسار

نمازِ جنازہ میں سورۃ الفاتحہ کا وجوب

مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی

استادِ محترم ! جناب مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی صاحب حفظہ اللہ ! السلام علیکم

ماہنامہ "محدث" کی جلد ۱۷ شمارہ ۷ میں آپ کا ایک مضمون بعنوان "مسنون نمازِ جنازہ" شائع ہوا۔

اس میں آپ نے نمازِ جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنے کے ثبوت میں صحیح بخاری کے حوالہ سے یہ روایت لکھی ہے :

"عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ : لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ"

مگر اس روایت سے آپ کا استدلال صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ احمد یار گجراتی نے اپنی تصنیف "جاء الحق" کی دوسری جلد کے صفحہ ۲۴۲ پر یہی روایت ذکر کر کے مندرجہ ذیل اعتراضات کیے ہیں :

۱۔ اس روایت میں یہ نہیں آیا کہ جناب ابن عباس نے نمازِ جنازہ کے اندر سورۃ فاتحہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھی۔

بلکہ ظاہر یہ ہے کہ نماز کے بعد میّت کو ایصالِ ثواب کے لئے پڑھی ہو۔ جیسا کہ "فَقَرَأَ" کی "ف" سے معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ "ف" تعقیب کی ہے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ اگر مان لیا جائے کہ نماز کے اندر ہی پڑھی، تو یہ پتہ نہیں لگتا کہ کس تکبیر کے بعد پڑھی۔

۳۔ تیسرے یہ کہ اگر اپنی طرف سے کوئی تکبیر مقرر کر لو، تو یہ پتہ نہیں لگتا بنیّت حمد و ثنا پڑھی یا بنیّتِ تلاوت؟ بنیّتِ تلاوت پڑھنا ہم بھی جائز رکھتے ہیں؟

۴۔ آپ کے سورۃ فاتحہ پڑھنے پر سارے حاضرین صحابہ و تابعین کو سخت تعجب ہوا۔ تب ہی تو آپ نے معذرت کے طور پر کہا کہ میں نے یہ عمل اس لئے کیا تاکہ تم جان لو یہ سنّت ہے۔ پتہ چلا کہ صحابہ کرام نہ تو پڑھتے تھے اور نہ اسے سنّت جانتے تھے۔ اسی لئے آپ کو یہ معذرت کرنا پڑی۔

۵۔ پانچویں یہ کہ آپ نے یوں نہ فرمایا کہ "یہ سنّتِ رسول اللہ" ہے بلکہ لغوی معنی میں سنّت فرمایا۔

۶۔ چھٹے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں ثابت نہیں ہوا کہ آپ نے نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھی ہو۔

۷۔ ساتویں یہ کہ بجز سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے کسی صحابی سے جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ثابت نہیں بلکہ نہ پڑھنا ثابت ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ احادیث کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ مصنفِ مذکور کے اعتراضات کی کیا حقیقت ہے؟ بَيِّنُوا تُوجَرُوا۔

والسلام

عرض گزار: محمد زبیر شاکر
ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ اللّٰهِ الْوَهَّابِ
أَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ!

واضح رہے کہ صحیح اور ثابت شدہ احادیث کی مخالفت کرنا حنفی حضرات کا کام ہے۔ بیسیوں صحیح، صریح مرفوع روایات ہیں جن کی یہ لوگ کھلم کھلا مخالفت کرتے آرہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ تفصیل کے لیئے امام ابن ابی شیبہؒ کی "المصنف" کا ایک حصہ "کِتَابُ الرَّدِّ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ" ملاحظہ فرمائیں :

تمام نمازوں میں سورت فاتحہ کا لازمی ہونا واضح ترین اور صحیح ترین روایات سے ثابت ہے۔ مگر ان حضرات کو اس پر عمل کرنے کی بھی توفیق نصیب نہیں۔ نمازِ جنازہ بھی چونکہ ایک نماز ہے اس لیئے عام نمازوں کی طرح اس میں بھی سورت فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

ہم نے اپنے مضمون میں جو روایت ذکر کی ہے اس کا صاف مطلب ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے نمازِ جنازہ کے اندر سورۃ فاتحہ پڑھی تھی نہ کہ نماز کے بعد۔

عربی زبان کی معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ اس قسم کے کلام میں "ف" تعقیب کی نہیں ہوتی بلکہ "ف" کا مابعد ماقبل کا حصہ اور جزء ہوتا ہے۔ یہ "فا" تفصیل کی کہلاتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ :

"اِغْتَسَلَ زَیْدٌ فَصَبَّ الْمَاءَ عَلٰی رَأْسِہٖ"

"کہ زید نے غسل کیا پس اپنے سر پہ پانی ڈالا۔"

اس مثال کو سن کر ہر عقل مند آدمی یہی سمجھے گا کہ زید نے غسل کرتے ہوئے پانی اپنے سر پہ ڈالا۔ اس کا یہ مطلب لینا کہ زید نے غسل کر لینے کے بعد سر پہ پانی ڈالا۔ بالکل غلط اور بے محل ہے۔

اسی طرح مذکورہ روایت میں "فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" سے یہ مفہوم اخذ کرنا کہ حضرت ابن عباسؓ نے نمازِ جنازہ کے بعد فاتحہ پڑھی تھی، مصنف کی کور علمی، اور جہالت کی دلیل ہے۔ کیونکہ دیگر کتب حدیث میں یہی راوی انہی حضرت ابن عباسؓ سے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے فاتحہ نمازِ جنازہ کے اندر پڑھی تھی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو :

"عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَجَھَرَ حَتّٰی اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِیَدِہٖ فَسَأَلْتُہٗ فَقَالَ : سُنَّۃٌ وَ حَقٌّ۔" (سنن نسائی، کتاب الجنائز)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت طلحہؒ فرماتے ہیں میں نے ابنِ عباسؓ کی اقتداء میں ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انہوں نے فاتحہ اور ایک سورت اس قدر بلند آواز سے پڑھی کہ ہم نے سن لی۔ نماز سے فارغ ہوئے، تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر (اس بارے میں) ان سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت اور حق ہے۔"

نیز ایک حنفی مصنف عینی نے عمدۃ القاری میں بیہقی کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

"عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَجْهَرُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى جَنَازَةٍ" (عمدۃ القاری ۸/۱۴۰ - السنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۳۹)

"سعید ابن ابی سعید فرماتے ہیں کہ میں نے نمازِ جنازہ میں ابن عباسؓ کو سورت فاتحہ جہراً پڑھتے سنا۔"

نیز المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۳۵۹ پر ہے کہ حضرت ابنِ عباسؓ نے ابواء مقام پر نمازِ جنازہ پڑھائی، تکبیر کہی۔ پھر بلند آواز سے فاتحہ پڑھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔" الخ

ان تینوں حوالجات سے ثابت ہوا کہ حضرت ابن عباسؓ نے سورہ فاتحہ نمازِ جنازہ کے اندر پڑھی تھی۔ لہٰذا گجراتی صاحب کا یہ کہنا غلط ہے کہ اس میں فاتحہ نماز کے اندر پڑھنے کا ذکر نہیں۔ یہ ان کے قلتِ مطالعہ اور کمیٔ علم کی دلیل ہے۔

نیز یہ کہ یہ "ف" تعقیب کی بھی نہیں۔ جیسا کہ ہم ابتداء میں ذکر کر آئے ہیں۔

۲۔ گجراتی صاحب کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اس میں یہ پتہ نہیں کہ فاتحہ کس تکبیر کے بعد پڑھی؟

ان کا یہ اعتراض بھی وزنی نہیں کیونکہ اوپر المستدرک للحاکم کے حوالہ سے جو روایت بیان ہوئی ہے اس میں صاف ذکر ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد سورت فاتحہ پڑھی تھی۔

۳۔ تیسرا اعتراض کہ یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے فاتحہ حمد و ثناء کی نیت سے پڑھی تھی یا دُعاء و تلاوت کی نیت سے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب یہ ہے کہ نماز جنازہ کے اندر پہلی تکبیر کے بعد سورت فاتحہ انہوں نے پڑھی۔ نیت خواہ کوئی بھی ہو، آپ کیوں نہیں پڑھتے اور کیوں منع کرتے ہیں۔ حالانکہ فاتحہ کے بغیر کوئی بھی نماز نہیں۔

۴۔ گجراتی صاحب کا یہ اعتراض کہ حضرت ابن عباسؓ کے اس عمل پر سارے صحابہ اور حاضرین کو تعجب ہوا لہٰذا معلوم ہوا کہ وہ لوگ فاتحہ نہ پڑھتے تھے۔

یہ بھی محض اعتراض ہی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کا سوال فاتحہ کے بارے میں نہیں بلکہ جہراً پڑھنے کے بارے میں تھا، تو آپ نے فرمایا کہ یہ سنت اور حق ہے۔

۵۔ گجراتی صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت ابن عباسؓ نے سنتِ رسول اللہ نہیں بلکہ لغوی معنی میں سنت فرمایا۔

ان کا یہ قول بھی لغو اور اصولِ حدیث سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ورنہ اصولِ حدیث کا ایک ادنیٰ طالبِ علم بھی جانتا ہے کہ صحابہ جب کسی عمل کو سنت قرار دیں، تو اس سے سنتِ رسول اللہ ہی مراد ہوتی ہے۔

۶۔ مصنف کا یہ کہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ جنازہ کے اندر سورت فاتحہ پڑھنا کہیں ثابت نہیں۔

یہ بھی غلط محض ہے ورنہ ابن عباسؓ کا فاتحہ پڑھنے اور جہراً پڑھنے کو سنت کہنا مرفوع کے حکم میں ہی ہے۔ نیز اگر گجراتی صاحب کو کتبِ حدیث کے مطالعہ کی توفیق ہوتی تو انہیں المستدرک للحاکم ۱/۳۵۸ پر یہ روایت نظر آجاتی:

"عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَيَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى."

"حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جنازے پر چار تکبیریں کہا کرتے اور پہلی تکبیر کے بعد سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔"

ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

۷۔ گجراتی صاحب کا یہ کہنا کہ بجز ابن عباسؓ کے کسی بھی صحابی سے جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا ثابت نہیں۔ یہ یا تو لاعلمی کی وجہ سے انہوں نے دعویٰ کیا ہے یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے حواریوں کو خوش کرنے کے لئے لکھا ہے۔ ورنہ کتب حدیث میں متعدد صحابہ کرام سے نمازِ جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا ثابت ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم عینی حنفی کی کتاب 'عمدۃ القاری' سے حوالے نقل کرتے ہیں، جو انہوں نے جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کے جواز کے ضمن میں ذکر کئے ہیں:

۱۔ انہوں نے ابونعیم کے حوالہ سے بروایت امِ عفیف نہدیہ بیان کیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔

۲۔ ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے حضرت ابن مسعودؓ کا عمل پیش کیا ہے کہ انہوں نے نمازِ جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھی۔

یاد رہے کہ یہ وہی ابن مسعودؓ ہیں جن کی مرویات و فتاویٰ پر فقہ حنفی کا اکثر دارومدار ہے۔

۳۔ فضالہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کی نمازِ جنازہ پڑھانے والے شخص نے بھی سورت فاتحہ پڑھی تھی۔

۴۔ کتاب الجنائز للمزنی میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور دیگر صحابہ کرام بھی نمازِ جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔

۵۔ محلّٰی میں ہے: مسور بن مخرمہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی، تو پہلی تکبیر کے بعد سورت فاتحہ اور ایک مختصر سورت پڑھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: "میں جانتا ہوں کہ یہ سرّی نماز ہے، لیکن میں تمہیں تعلیم دینا چاہتا تھا کہ اس میں بھی قراءت ہوتی ہے۔"

۶۔ آخر میں عینی نے لکھا ہے کہ ابوالدرداءؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ یہ لوگ بھی سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے تفصیل کے لئے عمدۃ القاری ج ۸ ص ۱۴۰، ۱۴۱ ملاحظہ فرمائیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ گجراتی صاحب کا یہ دعوٰے بھی سابقہ دعاوی کی طرح غلط ہے ورنہ ابن عباسؓ کے علاوہ دیگر متعدد صحابہ کرامؓ سے نمازِ جنازہ کے اندر سورت فاتحہ پڑھنا ثابت ہے۔ اس موضوع پر دلائل اور حوالہ جات تو بے شمار ہیں۔ وَفِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ لِمَنْ كَانَتْ لَهُ دِرَايَةٌ

اَللّٰهُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ، وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ۔ آمین۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ